صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے متعلق ضروری عقائد

مفتی عبدالرازق

سابق ناظم MSO کراچی ڈویژن

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہم عقائد

اسلام اور صحابہؓ کرام کی ابتداء یکساں اور وجود میں تلازم ہے، اسلام کی تاریخ صحابہؓ کرام سے شروع ہوتی ہے اور صحابہؓ کرام ہی اسلام کی پہچان اور اسلام کا وجودِ مجسم ہیں۔ حضرات صحابہؓ کرام آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا مظہر و ثمرہ۔ یہی وہ جماعت ہے جو ہمیشہ اسلام کا پہلا دستہ اور فوجِ نبوی بن کر باطل پر حملہ آور ہوئی، یہی وہ اسلامی لشکر تھا جو اسلام، پیغمبرِ اسلام، اور اسلامی ریاست کے دفاع کا امین وضامن تھا۔ گویا کہ نبی الملاحم ﷺ اسی فوج کے سپہ سالار اور کمانڈر تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کا انتخاب بھی تھی اور باکمال بھی۔ مزید فرماتے ہیں جو شخص کسی طریقہ کی پیروی کرنا چاہے تو اُس کو چاہیے کہ اُن لوگوں کی راہ اختیار کرے جو دنیا سے چلے گئے ہیں کیونکہ زندہ آدمی (دین میں) فتنہ سے محفوظ نہیں ہوتا اور وہ لوگ جو دنی سے جا چکے ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب ہیں جو اس امت کے بہترین لوگ تھے۔ دلوں کے اعتبار سے انتہا درجہ کے نیک، علم کے اعتبار سے انتہائی کامل اور بہت کم تکلف کرنے والے تھے، ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی رفاقت اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لیے منتخب کیا تھا۔ لہٰذا تم ان کی بزرگی کو پہچانو اور ان کے نقشِ قدم کی پیروی کرو اور جہاں تک ہو سکے ان کے آداب کو اختیار کرتے رہو (اس لیے کہ) وہی لوگ ہدایت کے سیدھے راستے پر تھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

عقیدہ نمبر 01: تمام انبیاء کرام کے بعد خاتم الانبیاء سرور اتقیاء حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مرتبہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت دین، ایمان اور احسان ہے۔ صحابہ کرام سے بغض و نفرت کفر و نفاق اور فسق و عصیان ہے۔ جس طرح حضور ﷺ تمام انبیاء سے بہتر اور افضل ہیں اسی طرح حضور ﷺ کی امت تمام امتوں سے بہتر و افضل ہے۔ آیت کریمہ! کنتم خیرامتہ اخرجت للناس

ترجمہ! تم سب امتوں سے بہتر امت ہو جو نکالی گئی لوگوں کے لیے۔ قرآن کی نص صریح سے امت محمدیہ کی ساری امتوں پر فضیلت بتلائی گئی ہے۔ اور تمام امت محمدیہ میں سب سے افضل و بہتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طبقہ ہے، اس لیے تمام اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام انسانوں میں انبیاء کرام کے بعد صحابہ کرام کا درجہ و مرتبہ ہے۔

عقیدہ نمبر 02: تمام اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں افضل و بہتر اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام برحق، خلیفہ مطلق، خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ان حضرات کی فضیلت ان کی خلافت کی ترتیب کے موافق ہے۔ (عقائد اسلام کاندھلوی)

عقیدہ نمبر 03: خلفاء راشدین کے بعد ان صحابہؓ کا مرتبہ ہے جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے ان کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجلس میں نام بنام جنت کی بشارت دی وہ دس یہ ہیں چار خلفاء راشدین۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ۔ یہ دس حضرات تمام امت میں سب سے بہتر اور افضل ہیں، قریش کے سردار ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار اور رشتہ دار ہیں، دین اسلام کے سابقین اولین میں سے ہیں اِن کی خاندانی وجاہت اور اِن کے ذاتی فضائل اور خصائل اور محاسن اور کمالات اسلام کی تقویت کا باعث بنے۔

عقیدہ نمبر 04: عشرہ مبشرہ کے بعد اہل بدر کا درجہ اور مقام ہے جن کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ "تحقیق اللہ تعالیٰ مطلع ہوا اہل بدر پر پس فرمایا اے اہل بدر تم جو چاہے عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی" ہجرت کے بعد غزوہ بدر پہلا غزوہ ہے جس میں اسلام کو خاص عزت اور کفر کو خاص ذلت

حاصل ہوئی، اس غزوہ کے مجاہدین تین سو تیرہ تھے جو رسولوں کا عدد ہے گویا کہ مجاہدین بدر کو بقیہ صحابہؓ پر فضیلت اور رتبہ میں وہی نسبت ہے جو الوالعزم رسولوں کو حضرات انبیاء علیہم السلام پر ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں (انا لننصر رسلنا۔ المؤمن/ 51) اس لیے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی نصرت اور مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے آسمان سے اتارے۔ (غور طلب) اہل بدر کے تین سو تیرہ آدمیوں کا گروہ چونکہ حضرات مرسلین کے نقش قدم پر تھا اس لیے ان کے لیے یہ حکم آ گیا "کہ تم جو چاہے کرو" جو چاہے کرو۔ یہ اجازت ہر کس و ناکس کو نہیں ہو سکتی اس کا خطاب انہیں پاک اور مخلص بندوں کو ہو سکتا ہے جن کے قدم کی جادہ محبت میں پوری پوری استقامت ثابت ہو چکی ہے۔ اہل بدر کے بعد اہل احد کا مرتبہ ہے، اس غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور سید الشہداء حضرت حمزہ اور ستر صحابہؓ کرام اس غزوہ میں شہید ہوئے۔

اہل احد کے بعد اہل بیعت الرضوان کا درجہ ہے، بیعت الرضوان اُس بیعت کا نام کہ جو مسلمانوں نے صلح حدیبیہ سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی جس کے بارہ یہ آیت نازل ہوئی البتہ تحقیق اللہ راضی ہوا ان اہل ایمان سے جنہوں نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں کے اخلاص کو خوب جانتا ہے۔ غا س آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کرام کے دلی اخلاص کی خبر دی اور اسی دلی اخلاص پر خوشنودی کا پروانہ عطا فرمایا۔ لہٰذا معترضین کا یہ کہنا کہ معاذ اللہ کہ صحابہؓ کرام کا ایمان محض ظاہری طور پر تھا اور دل میں وہ تقیہ کرتے تھے، عجب نہیں کہ علام الغیوب کا فرمان **فعلم ما فی قلوبھم** اور اللہ ان کے دلوں کے اخلاص کو خوب جانتا ہے۔ اس وسوسے کے ازالہ کے لیے نازل کیا ہو، کہ صحابہؓ کا ایمان تقیہ سے پاک تھا۔

عقیدہ نمبر 05: صحابہؓ کرام کے بارے میں پوری امت کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہؓ کرام کی تعظیم و تکریم، اُن سے محبت رکھنا، اُن کی مدح و ثناء کرنا واجب ہے، اس لیے کہ سورت حشر

آیت/ 10 میں اللہ نے پوری امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین طبقے بیان کیے مہاجرین، انصار اور باقی تمام امت۔ مہاجرین و انصار کے خاص اوصاف اور فضائل بھی اِس جگہ ذکر فرمائے، مگر باقی امت کے فضائل اوصاف میں صرف ایک چیز بتلائی کہ وہ صحابہؓ کرام کی سبقتِ ایمانی اور ایمان کے ہم تک پہچانے کا ذریعہ ہونے کو پہچانیں، اور سب صحابہؓ کے لیے دُعائے مغفرت کریں اور اپنے لیے یہ دعا کریں کہ ہمارے دلوں میں کسی صحابی سے کینہ اور نفرت نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا صحابہؓ کرام کے بعد والے جتنے مسلمان ہیں ان کا ایمان و اسلام قبول ہونے اور نجات پانے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ صحابہؓ کرام کی عظمت و محبت اپنے دلوں میں رکھتے ہوں اور اُن کے لیے دعا کرتے ہوں۔ جس میں یہ شرط نہیں پائی جاتی وہ مسلمان کہلانے کے قابل نہیں۔ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سورہ حشر کی یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہؓ کرام کی محبت ہم پر واجب ہے۔ (معارف القرآن مفتی شفیع عثمانی) آیات کا ذیل دیکھیں۔

عقیدہ نمبر 06: صحابہؓ کرام کے درمیاں جو باہمی اختلافات اور نزاعات پیش آئے جیسے جمل اور صفین کا جھگڑا ان کو نیک وجہ پر محمول کرنا چاہئے اور ہوا و ہوس اور حُبِّ جاہ اور حُبِّ ریاست اور طلبِ رفعت اور منزلت سے اس کو دور سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ نفسِ امارہ (گناہ کرانے والا) کی کمینہ اور رزیل خصلتیں ہیں اور اِن بزرگوں کے نفوس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کیمیا اثر کی برکت سے ہوا و ہوس اور حرص و کینہ اور حبِ مال اور حُبِّ جاہ سے آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہو چکے تھے۔ اسی وجہ سے تمام اُمت کا اجماع ہے کہ ہزاراں ہزار جنید، ہزاراں ہزار شبلی اور بایزید ایک ادنیٰ صحابی کے نقشِ پا کو نہیں پہنچ سکتے۔

صحابہؓ کرام کے نفوس اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی برکت سے نفسِ امّارہ کی رزیل خصلتوں سے پاک ہو چکے تھے لیکن صحابہؓ کرام بشر اور انسان تھے، ملائکہ اور انبیاء نہ تھے جو غلطی سے معصوم رہتے بمقتضائے بشریّت اجتہادی خطا کا واقع ہو جانا شانِ تقویٰ اور ورع کے منافی نہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے کہ "تحقیق اور بلا شبہ پرہیز گار لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں ہونگے اور اُن سے کہا جائے گا کہ جنت میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور ان متقی اور پرہیز گاروں کے سینوں میں اگر کوئی رنج اور کدورت ہوگی تو اِس کو اُن کے دل سے نکال دیں گے مخلص بھائی ہونگے اور تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہونگے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی متقیوں اور پرہیز گاروں کے دلوں میں بھی باہمی رنجش اور کدورت ہوتی ہے اور وہ رنج اور کدورت اُن کے لیے مضر نہیں ہوتی اور نہ ان کے تقویٰ کے منافی ہوتی ہے اور نہ جنت میں جانے کے لیے مانع ہوتی ہے۔ اسی بنا پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے مجھے امید ہے کہ میں اور طلحہؓ اور زبیر رضوان اللہ علیہم اِنہیں لوگوں میں سے ہونگے۔

پس مشاجراتِ صحابہؓ کو اس آیت کے ماتحت سمجھیں۔ (ضروری تنبیہہ) اہلِ سیر اور اہلِ تاریخ نے مشاجراتِ صحابہؓ کے متعلق جو واقعات نقل کیے اگر بالفرض اُن واقعات کو صحیح تسلیم کیا جائے تو زیادہ سے زیادہ اُن سے ظن کا فائدہ حاصل ہوگا اور آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ متواترہ سے جو صحابہؓ کرام کے فضائل اور مناقب میں ثابت ہیں وہ سب قطعی اور یقینی ہیں اور محض تاریخی خبروں کی بنا پر صحابہؓ کرام پر لعن وطعن کرنا اور نصوصِ قطعیّہ سے اعراض کرنا بے دینی ہے۔ اور یاد رہے صحابہؓ کرام قرآنی شخصیات ہیں تاریخی نہیں۔ پس اہلِ ایمان کو چاہیے کہ تاریخی قصوں اور افسانوں کی بنا پر صحابہؓ کرام سے بدگمان ہوکر اپنا ایمان خراب نہ کریں، قرآن اور حدیث نے صحابہؓ کرام کے متعلق جو خبر دی ہے وہ حق اور سچ ہے اور جو اُس کے خلاف ہے وہ غلط ہے قرآن کریم کی بارہ سو آیات صحابہؓ کرام کی مدح و منقبت بیان کرتی ہیں۔

امامِ قرطبی رحمہ اللہ تفسیر قرطبی میں لکھتے ہیں کہ " یہ جائز نہیں کہ کسی بھی صحابی کی طرف قطعی اور یقینی طور پر غلطی منسوب کی جائے اس لیے کہ ان سب حضرات نے اپنے اپنے طرزِ عمل میں اجتہاد سے کام

لیا تھا اور سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تھی، یہ سب حضرات ہمارے پیشوا ہیں اور ہمیں حکم ہے کہ اِن کے باہمی اختلافات سے زبان روکے رکھیں اور ہمیشہ ان کا ذکر بہترین طریقہ پر کریں کیونکہ صحابیت بڑی حرمت کی چیز ہے، اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن کو برا کہنے سے منع فرمایا اور یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو معاف فرما رکھا ہے اور اِن سے راضی ہے" (مقامِ صحابہ ؓ مفتی شفیع صاحب/ 95)

شیخ ابن ہمام شرح "مسامرہ" میں مشاجراتِ صحابہ ؓ کے متعلق لکھتے کہ "اہلِ سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ تمام صحابہ ؓ کو لازمی طور پر پاک صاف مانتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے ہر ایک کا تزکیہ فرمایا ہے۔ نیز اُن کے متعلق اعتراضات کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اُن سب کی مدح وثناء کرتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کی مزید لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جو جنگیں ہوئیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں۔

عقیدہ نمبر 07:

تمام صحابہ رضی اللہ عنہ ثقہ اور عادل ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہ کرام سب کے سب ثقات اور عدول ہیں اور اُن کی روایات مقبول ہیں۔ عہدِ تابعین سے لیکر اس وقت تک اُمت کے علماء نے رُواتِ حدیث کی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی جرح وتعدیل پر کبھی بحث نہیں کی اور بلا کسی تحقیق کے اور بلا کسی تنقید کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی روایات کو قبول کیا۔ اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے عادل اور ثقہ ہونے کی قطعی دلیل ہے اور قرآنِ کریم صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی مدح وثناء سے بھرا پڑا ہے اور قرآن کی مدح وثناء کے بعد کسی اور کی تعدیل کی ضرورت نہیں۔

جس گروہ کے اوصاف کی مثالیں قرآنِ کریم اور توریت اور انجیل میں مذکور ہوں وہ گروہ قطعاً ائمہ حدیث کی تعدیل سے مستثنٰی ہی نہ ہوگا بلکہ بالاتر اور برتر ہوگا، جہاں کسی کو لب کشائی کرنے کی مجال نہیں۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ناقدین کی جماعت ہے منقود نہیں، اس لیے کہ وہ اِس اُمت کے تہتر فرقوں

میں ناجی فرقے کی علامت "مَا انا علیه و اصحابی" نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (ناجی فرقہ وہ ہوگا) جس طریق پر میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ نیز اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت اور اُن کی روایات کی صحت اور وثاقت مسلّم نہ ہو تو دین اور شریعت عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منحصر ہو کر رہ جائے گی، یعنی جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں موجود رہے دینِ اسلام اور شریعت موجود رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد دین اور شریعت سب ختم ہو گئی، اس لیے کہ دین اسلام اور شریعت کے راوی سب کے سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں اور قرآن کریم کے نزول کا علم ہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے ذریعے سے ہوا۔

عقیدہ نمبر08:

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعظیم فرض ہے: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوقِ صحبت و نصرت کو ملحوظ رکھ کر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو عظمت اور محبت کے ساتھ یاد کرنا چاہیے اور اس بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوست اور محبوب رکھنا چاہیے کہ یہ حضرات، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست تھے۔ قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الله الله فی اصحابی لاتتخذوهم من بعدی غرضاً فمن احبّهم فبحُبّی احبّهم ومن ابغضهم فببُغضی ابغضهم ومن اٰذاهم فقداٰذانی ومن اٰذانی فقداٰذا الله ومن اٰذی الله یوشَك ان یّأخذه (ترمذی/مشکوٰۃ)

ترجمہ: فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے "اللہ سے ڈرو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں، میرے بعد اُن کو اپنے طعن کا نشانہ نہ بنالینا سو جس نے اُن سے محبت کی تو میری محبت ہی کی وجہ سے اُن سے محبت کرے گا اور جس نے اُن کے ساتھ بُغض کیا تو میرے ساتھ بُغض ہی کی وجہ سے اُن سے بُغض کرے گا اور جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اذیت دی سو اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی سو اُس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو پکڑے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِنّ

الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرہ واعدلھم عذاباً مّھینا (الاحزاب/ 57) ترجمہ: جولوگ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کوایذا دیتے (ستاتے) ہیں اُن پراللہ کی لعنت ہے دنیااور آخرت میں اور تیار کیا ہے اُن کے لیے ذلت والا عذاب۔شیخ شبلی کا مقولہ ہے "ما اٰمن برسولٍ من لّم یؤقر اصحابہ جس نے رسول ﷺ کے اصحاب کی توقیر وتعظیم نہ کی فی الحقیقت وہ رسول ﷺ پر ایمان ہی نہیں لایا۔

عقیدہ نمبر09:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ خیر کرنے والا نفاق سے بری ہے:امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جوشخص رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات جو ہرقسم کی میل کچیل سے محفوظ ہیں۔اور آپ ﷺ کی اولاد جو ہرقسم کی ناپاکی سے پاک ہیں۔اُن کے بارے میں اچھی رائے رکھے وہ نفاق سے بری ہے۔(شرح عقیدہ طحاویہ)

❁ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں"ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کوبھی خیر کے سوا یادنہیں کرتے"(شرح فقہ اکبر)ا

❁ امام طحاوی رحمہ اللہ عقائد میں فرماتے ہیں"اورہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں اُن میں سے کسی کی محبت میں افراط وتفریط نہیں کرتے،اورنہ کسی سے برائت کا اظہار کرتے ہیں،اورہم ہر ایسے شخص سے بُغض رکھتے ہیں جواُن میں سے کسی سے بُغض رکھے یا اُن کوناروا الفاظ سے یاد کرے اُن سے محبت رکھنا دین وایمان اوراحسان ہے اوراُن سے بُغض رکھنا کفرونفاق اوراورسرکشی ہے۔(عقیدہ طحاویہ)

❁ امام ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی 246) کا یہ ارشاد بہت سے اکابر نے نقل کیا ہے کہ"جب تم کسی شخص کودیکھو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے کسی کی تنقیص کرتا ہے توسمجھ لوکہ وہ زندیق ہے۔اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک حق ہیں،اورقرآنِ کریم حق